Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
مورخہ روز اتوار
قیمت فی پرچہ

جلد ۲۷/۶۲ | ۸ر ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ۱۴ر صلح ۱۳۵۲ہش ۱۴ر جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۲

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۳ر ماہ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

پہلے کی نسبت اب افاقہ ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں فرماتے رہیں۔

ربوہ - ۱۳ر صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کھانسی اور نزلہ کی تکلیف اب پہلے سے کم ہے لیکن ضعف بہت ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

ربوہ - ۱۳ر صلح - کل بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کی وجہ سے نماز جمعہ کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے تقویٰ اور خشیت اللہ کی اہمیت واضح فرمائی اور احباب کو اپنے نفوس کی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی بھی تحریک فرمائی۔

مزید توجہ کی ضرورت ہے

باوجود نامساعد ملکی حالات کے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جملہ اراکین اور عہدیداران مجالس کے غیر معمولی تعاون کے نتیجہ میں سو فیصدی بجٹ پورا ہونے میں تھوڑی سی کمی رہ گئی ہے۔ اگر بقایادار مجالس اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت چاہتے ہوئے ۲۰ر جنوری تک اپنا اپنا بقایا صاف کرنے کی طرف توجہ فرمائیں تو ہمیں اپنے سو فیصدی فریضہ کی ادائیگی کی توفیق سے انتہائی خوشی نصیب ہو سکتی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہو جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی سزا و جزا دینے کی قوت پر کامل یقین ہو

الٰہی تجلیات کا رعب اور گناہ کے خطرناک نتائج کا علم ہی انسان کو بدی سے بچا سکتا ہے

"یہ بحثیں کہ گناہ سے بچنے کا یہ ذریعہ ہے یا فلاں حیلہ ہے بالکل بیسود اور بے مطلب ہیں۔ کیونکہ جب تک الٰہی تجلیات کے رعب اور گناہ کی زہر اور اس کے خطرناک نتائج کا پورا علم نہ ہو، ایسا علم جو یقین کامل تک پہنچ گیا ہو گناہ سے نجات نہیں ہو سکتی۔ . . . . گناہ سے بچنے کی سچی فلاسفی یہی ہے کہ گناہ کی ضرر دینے والی حقیقت کو پہچان لیں اور اس بات پر یقین کر لیں کہ ایک زبردست ہستی ہے جو گناہوں سے نفرت کرتی ہے اور گناہ کرنے والے کو سزا دینے پر قادر ہے۔

دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو۔ اور اس کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہو تو یہ کبھی جرأت نہ کریگا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرا لے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرک ہوں اور وہ کیسا ہی اس عادت میں مبتلا ہو۔ مگر اس وقت اسکی ساری قوتوں اور طاقتوں پر ایک موت وارد ہو جائیگی اور اسے ہرگز جرأت نہ ہو سکے گی اور اس طرح پر وہ اس چوری سے ضرور بچ جائیگا۔ اسی طرح پر ہر قسم کے خطاکاروں اور شریروں کا حال ہے کہ جب انہیں ایسی قوت کا پورا علم ہو جاتا ہے جو ان کی شرارت پر سزا دینے کے لئے قادر ہے تو وہ جذبات ان کے دب جاتے ہیں۔ یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرے اور اس کے سزا و جزا دینے کی قوت پر معرفت حاصل کرے۔ یہ نمونہ گناہ سے بچنے کے طریق کے متعلق خدا نے ہماری فطرت میں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس اصول کو آپ کے سامنے پیش کر دوں، کیا عجب کہ آپ کو فائدہ پہنچے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۳، ۱۴)

جماعتہائے احمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

عیدالاضحیٰ ۱۶ر جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل منائی جائے گی

قبل ازیں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مکہ میں منائی جانے والی عیدالاضحیٰ سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے رویت ہلال اور عید کی تعیین کے بارہ میں مختلف اسلامی ملکوں سے معلومات حاصل کی جائیں گی اور پھر بعد تحقیق یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ عیدالاضحیٰ کس روز منائی جائے۔

امسال چونکہ مختلف ملکوں سے معلومات حاصل کرنے کا پورے طور پر انتظام نہیں ہو سکا اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتہائے احمدیہ اسی روز عیدالاضحیٰ منائیں گی جس روز پاکستان میں عیدالاضحیٰ منائی جائے گی۔ اس لحاظ سے جملہ جماعتہائے احمدیہ ۱۶ر جنوری ۱۹۷۳ء (مطابق ۱۰ر ذوالحجہ ۱۳۹۲ ہجری) بروز منگل عیدالاضحیٰ منائیں اور عیدالاضحیٰ کی نماز اسی روز ہی ادا کی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد؛ پرنٹر:- سید عبدالحی؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۴ ماہ صلح ۱۳۵۲ھش

تربیتِ باطنی کا آخری مرحلہ

اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو نیکیوں پر اُبھارنے اور اُن کے اندر نیکیوں میں ترقی کرنے کی امنگ پیدا کرنے کے لئے ایک خاص اسلوب سے کام لیا ہے۔ اُس نے باری باری بعض مخلوق چیزوں کا ذکر کرکے ان کی خلقت سے متعلق ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ امر یہ ہے کہ اگرچہ بعض مخلوق چیزیں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتی ہیں تاہم ہم جنس ہونے کے باوجود وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نباتات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَأَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ط (فاطر آیت ۲۸)

کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادل سے پانی اُتارا ہے پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل پیدا کئے ہیں۔

اِسی آیت میں آگے چل کر اللہ تعالےٰ پہاڑوں کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝ (فاطر آیت ۲۸)

اور (کیا تُو نے نہیں دیکھا) پہاڑوں میں سے مختلف رنگوں کے پہاڑ ہوتے ہیں (جو ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں) بعض سفید، بعض سُرخ مختلف رنگوں کے اور کالے سیاہ بھی۔

اور پھر اس سے اگلی آیت میں چارپایوں اور جانوروں اور انسانوں کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ط (فاطر آیت ۲۹)

اور (کیا تُو نے نہیں دیکھا) اسی طرح انسانوں اور چارپایوں اور جانوروں میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کا رنگ دوسرے سے جُدا ہوتا ہے۔

ان تمام مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی نوع کی مخلوق اشیاء میں پائے جانے والے ظاہری تفاوت کی طرف توجہ دلائی ہے اور اِس طرح یہ باور کرایا ہے کہ جس طرح ان کے درمیان ظاہری تفاوت پایا جاتا ہے اسی طرح ان میں استعدادوں اور خواص کے اعتبار سے بھی فرق موجود ہوتا ہے۔ یہ باور کرانے کے بعد اللہ تعالےٰ نے انسانوں کے مابین پائے جانے والے ایسے باطنی تفاوت اور اختلاف کا ذکر فرمایا ہے جو خود انسانوں کا اپنا پیدا کردہ ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ج فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ج وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ج وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ (فاطر آیت ۳۳)

پھر (حقیقت یہ ہے کہ نزولِ وحی کے بعد) ہم نے اپنی کتاب کا ہمیشہ اُنہی لوگوں کو وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا۔ پس ان میں سے کوئی کوئی آدمی تو ایسا ثابت ہوا جو اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنے والا تھا، اور کوئی ان میں سے ایسا نکلا جو درمیانی چال چلنے والا تھا، اور کوئی کوئی ایسا نکلا جو نیکیوں میں اللہ تعالےٰ کے حکم سے دوسروں سے آگے بڑھنے والا تھا، ایسے لوگوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔

ایک ہی جنس کی دوسری مخلوق چیزوں میں پایا جانے والا ظاہری اور باطنی تفاوت خود ان اشیاء کا پیدا کردہ نہیں ہوتا بلکہ ان میں مشیتِ الٰہی کے ماتحت قدرتی طور پر پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو قدرتی تفاوت سے ماوراء اپنے عمل و کردار کے نتیجہ میں ایک نوع کا باطنی تفاوت خود پیدا کر لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ایک ایسی مخلوق ہے جسے خدا تعالےٰ نے بعض لحاظ سے بااختیار بنایا ہے اور اسے اِس بارہ میں آزاد رکھا ہے کہ وہ اپنی عقل اور فراست سے کام لیتے ہوئے اچھی یا بُری جو راہ چاہے اختیار کرلے البتہ اپنے اِس خداداد اختیار کو استعمال کرنے کے بارہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔ جس طرح آسمان سے مینہ برستا ہے تو مختلف رنگوں اور مختلف خاصیتوں کے پودے اور کھیتیاں وغیرہ اس سے اُگتی ہیں، اِسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ہدایت نازل ہوتی ہے تو جو لوگ اِس ہدایت کو قبول کرلیتے ہیں تو مذکورہ بالا خداداد اختیار کی وجہ سے اِس ہدایت سے استفادہ کرنے میں ان سے علیحدہ علیحدہ تین قسم کا ردِّ عمل ظہور میں آتا ہے۔ ایک قسم کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو محض زبان سے اُس ہدایت کو قبول تو کرلیتے ہیں لیکن اُس پر عمل نہیں کرتے۔ خواہشِ نفس اُن پر غالب ہوتی ہے اور پنجۂ نفس میں وہ گرفتار رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے لوگ اپنی جانوں پر انتہائی ظلم کرنیوالے ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو صرف ایک حد تک ہی اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اگرچہ پہلی حالت سے تو نکل آتے ہیں لیکن اُدھر میں اٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ کبھی نفس ان پر غالب ہو جاتا ہے اور کبھی وہ نفس پر غالب ہو جاتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت اِس جذبہ و جوش اور اخلاص سے اُس ہدایت پر عمل پیرا ہوتے ہیں کہ نیکیاں بجالانے میں دوسروں پر سبقت لے جانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو پنجۂ نفس سے کلّی رہائی پا لیتے ہیں اور ہمہ تن خدا ہی کے ہو جاتے ہیں۔

آسمانی ہدایت پر ایمان لانے والوں میں سے تین قسم کے لوگوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اصل اور حقیقی اجر و ثواب اور اعلیٰ قسم کی ترقیات تیسرے گروہ یعنی سابق بالخیرات کے لئے مقدر ہوتی ہیں۔ چنانچہ تیسرے گروہ کے ذکر کے معًا بعد فرماتا ہے:۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ج وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ الَّذِيٓ أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ج لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ۝ (فاطر آیت ۳۴ تا ۳۶)

(یعنی اِس مقام کا بدلہ) ہمیشہ رہنے والی وہ جنتیں ہوں گی جن میں وہ (سابق بالخیرات) داخل ہوں گے اور اُن میں اُن کو سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس اس میں ریشم کا بنا ہوا ہوگا اور وہ کہیں گے سب تعریف اللہ ہی کی ہے جس نے ہمارا غم دُور کر دیا۔ ہمارا رب یقیناً بہت بخشنے والا اور بہت قدردان ہے۔ خدا نے اپنے فضل سے ہم کو ٹھہرنے کیلئے ایک ایسی جگہ پر رکھا ہے کہ جس میں نہ تو ہم کو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور نہ تھکان۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ نباتات، جمادات اور حیوانات کی طرح نہ بنیں کہ جو اپنے ہم جنسوں کے ظاہری اور باطنی اختلافات کو دُور کرنے پر قادر نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت انہیں بنایا ہی ایسا ہے بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی عقل اور فراست کی مدد سے کھرے اور کھوٹے، اصلی اور نقلی، نفع مند اور مضرت رساں میں فرق کرنا سیکھیں۔ پہلے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ کے درجہ سے نکل کر مقتصد کے درجہ تک پہنچیں اور پھر اس سے ترقی کرکے سابق بالخیرات کے درجہ تک پہنچنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وارث بن سکیں اور اِس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ہمیشہ قائم رہنے والی جنتوں میں داخل ہوکر صحیح معنوں میں فائز المرام قرار پا سکیں۔

سُرخرو وُہی ہوتے ہیں جو سابق بالخیرات کے زمرہ میں شامل ہوکر نیکیوں میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور پیچھے کی طرف لوٹنا اُن کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا۔ ایک حقیقی مومن کا منتہائے مقصود اس تیسرے درجہ کا حصول ہوتا ہے جو ان کی تربیتِ باطنی کے آخری مرحلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاص اور فدائیت کے نظارے

مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازیخان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔

"اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّی
وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ"

میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں بٹھاؤں گا اور اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔

یہ الہام حضور کو دعوے ماموریت سے بہت پہلے ہوا اور حرف بحرف پورا ہوا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت لوگوں کے دلوں میں بٹھائی اور حضور کو ایسے ایسے محبت کرنے والے دیئے کہ اُن کی محبت و اخلاص اور جذبۂ وفاداری کے حالات پڑھ کر رشک آنے لگتا ہے۔ کہ کاش ہمیں بھی حضور کی صحبت کا زمانہ ملتا اور ہم بھی اسی طرح محبت کرتے اور اپنے اموال اور جانیں حضور کے قدموں پر نثار کرتے۔ دراصل یہ وہی لوگ تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کی خدمت کے لئے چن لیا تھا اور ان کے دلوں میں ایسی محبت ڈال دی تھی کہ وہ عزیزوں سے کٹ گئے تھے اور وہ اس مصرع کا مصداق تھے کہ

"صحبتے بعد از لقائے تو حرام"

اس میں شک نہیں کہ حضور سے محبت کرنے والے بہت بہت پیدا ہوتے رہیں گے لیکن وہ ان لوگوں کا مقام حاصل نہ کر سکیں گے جو حضور کے صحابہ کو ملا۔ السابقون السابقون اولٰئک ھم المقربون

حضورؑ فرماتے ہیں۔ کہ یہ الہام پورا ہوا۔ بعضوں نے جان دیدی۔ بعض وطن سے نکالے گئے۔ بعض مالی تباہی سے دوچار ہوئے۔ بعض دکھ دئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ طیار ہیں"

اُن میں سے ایک عاشق زار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تھے جو گھر بار چھوڑ کر درِ حبیب پر دھونی رما کر بیٹھ گئے اور اس عہد کو اپنے آخری سانس تک نبھایا۔ ؎

زہے نصیب مدینہ مقام ہو جائے
درِ حبیب پہ قصہ تمام ہو جائے

والی بات ان کو نصیب ہوئی اور وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ جہاں انکی پہلی قبر تھی حضور کو بھی اُن سے خاص محبت تھی اور وہ مقبرہ حضور میں ساتھ ہے۔ ان کی وفات کے بعد ایک موقعہ پر جب حضرت مولوی صاحب کا ذکر آیا تو حضور نے فرمایا کہ اوائل میں ان کے ساتھ بعض اختلافی قسم کی گفتگو ہوتی رہتی تھی وہ نیچری خیال کے آدمی تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کی معرفت زیادہ کی تو ایک دن کہنے لگے کہ آپ گواہ رہیں آج سے میں نے سب گفتگوئیں ترک کر دیں۔ اس کے بعد موت تک بجز تسلیم اور کچھ نہ ہو گا اور پھر میں نے دیکھا کہ اس دن کے بعد موت تک واقعی یہی حالت رہی کہ رضا اور تسلیم کے سوا اور کوئی بات تھی ہی نہیں میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے ان کے خطبات سنے ہیں وہ یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں بجز میرے حالات اور ذکر کے اور کچھ نہ ہوتا تھا بلکہ بعض اوقات میں نے سنا کہ بعض آدمی اس امر کو کسی حد تک پسند نہیں کرتے تھے مگر وہ بجز اسکے اور کچھ نہ چاہتے تھے اس مقام پر میں نے عرض کی (ایڈیٹر الحکم) کہ حضور مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تقریر اور کلام میرے نزدیک حرام ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا ذکر نہ ہو۔ یہ الفاظ سن کر میں نے دیکھا کہ حضور کی آنکھیں پُرنم ہو گئیں لیکن ان لوگوں کا ضبط اور صبر بے نظیر ہوتا ہے اس لئے ضبط کا نمونہ دکھلایا۔ مگر چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور اس میں خاص قسم کی درخشندگی پائی جاتی تھی"

(ملفوظات جلد ہشتم ۲۶۵، ۲۶۶)

پس کیا ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جن کا حضور سے خاص تعلق تھا اور وہ حضور کی محبت میں سرشار تھے اور جن کی جدائی پر حضور کی آنکھیں پرنم ہوئیں اور ان کے لئے دعائیں کیں۔ یہی مولوی صاحب ہی تھے جن کو حضور سے بے تکلفی بھی تھی حضور کی محفل میں باقی سب دوست پاس ادب سے چپ کر کے بیٹھ جاتے تھے لیکن مولوی صاحب موصوف کوئی نہ کوئی موضوع حضور سے گفتگو کا نکال لیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور تو ایک ساز ہوتے ہیں اور جب تک اُن کو چھیڑا نہ جائے اُن سے نغمے کیسے نکل سکتے ہیں۔

اسی طرح کپورتھلہ کے دوستوں کا حضور سے ایک خاص اور قلبی تعلق تھا یہ لوگ وفا۔ اخلاص اور محبت میں بہت بڑھے ہوئے تھے۔ ان میں منشی ظفر احمد صاحب منشی اروڑے خان صاحب اور منشی محمد خان صاحب رحمہم اللہ علیہم سرفہرست تھے۔ ان لوگوں نے جو وفا اور اخلاص دکھلایا۔ اس کی مثال کم ملے گی حضور فرمایا کرتے کہ کپورتھلہ کی جماعت جس طرح اس جہان میں میرے قریب ہے۔ اسی طرح دوسرے جہان میں بھی قریب ہو گی۔ دراصل ان لوگوں کو حضور سے عشق تھا اور جب آپس میں مل بیٹھتے تو ان کی محفل میں تذکرہ ہی حضور کا ہوتا۔ ہر ایک اپنے اپنے ربط کا ذکر کرتا اور اپنے اپنے تعلق کا ذکر چھیڑتا جب مخالفین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بحث و مباحثات اور مباہلہ کا ذکر ہوتا تو خوش ہو جاتے کہ فلاں کو حضور نے یوں پکڑا فلاں کو رگیدا اور فلاں کو یوں شکست اور ذلت نصیب ہوئی اور فلاں یوں اپنے کیفر کردار کو پہنچا اور جب حضور کی التفات کریمانہ اور شفقت بے پایاں کا ذکر کرتے اور اس محبت کو جو حضور ان سے رکھتے تھے محسوس کرتے تو بے اختیار رو پڑتے غرض ان کی ہر محفل اسی طرح ہنستے اور روتے گذرتی اور ان کے شب و روز تذکرۂ دوست میں گذر جاتے

یہ سچ ہے کہ جب عاشق کو جدائی ستاتی ہے تو وہ اپنے محبوب کے گھر کا رُخ کرتا ہے اسی طرح یہ لوگ دل کی لگی بجھانے کے لئے کسی نہ کسی بہانہ سے قادیان پہنچ جاتے وہاں سے پھر جانے کا نام نہ لیتے۔ حضور کی پاک صحبت میں بیٹھکر ہر غم سے بے نیاز ہو جاتے جیسے اُن کو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئی ہوں ؎

تم کیا ملے۔ کہ دونوں جہاں مل گئے مجھے

والا معاملہ ہوتا۔ کسی نے اس بارہ میں کیا خوب کہا ہے ؎

میں کیا کہوں ترے ملنے سے کیا ملا
عرفانِ غم ہوا۔ مجھے دل کا پتہ ملا
منزل ملی۔ مراد ملی۔ مدعا ملا
سب کچھ مجھے ملا۔ جو ترا نقشِ پا ملا

حضرت منشی ظفر احمد صاحب ذکر کرتے ہیں کہ ایک بار جب میں قادیان گیا تو مجھے بہت دن لگ گئے۔ عید بھی سر پر آ گئی میرا صافہ میلا ہو گیا۔ میں اس خیال سے بازار چلا کہ نیا صافہ لے آؤں۔ اتفاقاً راستہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مل گئے۔ فرمایا۔ منشی صاحب۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی حضور پگڑی میلی ہے دھلانے کا وقت نہیں۔ نئی پگڑی بازار سے لینے جا رہا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ کیا آپ کو یہ پگڑی ناپسند ہے یہی رکھ لیں۔ اس پر حضور نے اپنے سر سے پگڑی اتار کر میرے سر پر رکھ دی۔ میں اس شفقت بے پایاں کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گیا اور صافہ کو آنکھوں اور سینہ سے لگایا اور سمجھا کہ مجھے ایک دولت بے بہا مل گئی ہے۔

کہتے ہیں کہ جب میں قادیان جاتا تو حضور ڈاک کا کام میرے سپرد کر دیتے۔ ایک بار حضور نے مجھے ڈاک دی اور فرمایا کہ خط کھول کر سناتے جاؤ۔ میں کھولتا گیا اور سناتا گیا ایک خط تھا جس پر لکھا تھا کہ اسے حضور کے سوا اور کوئی نہ کھولے۔ میں نے وہ خط آگے رکھ دیا۔ فرمایا کھولو میں نے عرض کی کہ بات یہ ہے کہ اسے حضور کے سوا اور کسی کو کھولنے کی اجازت نہیں آپ نے فرمایا کھول لو۔ کیا آپ اور میں کوئی دو ہیں۔ جب حضرت منشی صاحب اس واقعہ کا ذکر کرتے تو رو پڑتے اور کہتے کہ کہاں خدا کا پیارا مسیح اور کہاں یہ گنہگار اور اس پر نوازش یہ کہ ہم اور آپ کوئی دو ہیں" ؎

کہاں ہم اور کہاں یہ نکہت گل
نسیم صبح تیری مہربانی

اللھم صل علی محمد و آل محمد

اسی طرح یہی عاشق مسیح ایک اور موقعہ پر چند دوسرے مشتاقان دید کے ساتھ مسجد مبارک میں صبح ۴ بجے نماز کی انتظار میں بیٹھے تھے کہ کسی نے خوش الحانی سے اذان دی تو پیر سراج الحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ شعر گنگنانے شروع کئے ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی داده اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنهاده اند
مے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب
کور چشم آں کہ در انکار ما استاده اند

اس پر حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے زور سے

(باقی ص ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ (خواتین) کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب اور دوسری اہم تقاریر۔ پاکستان اور بیرون پاکستان سے کثیر تعداد میں مستورات کی شرکت

۲

۲۸ر دسمبر بروز جمعرات

اجلاس اوّل

کارروائی کا آغاز لوائے احمدیت کے لہرانے سے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت انصاف (ہیگ) کی تقریر بعنوان "بڑھتی ہوئی عالمگیر بے چینی کی وجہ اور اس کا علاج" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

خطاب حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ
حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "دعا کی اہمیت اور برکات" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا اسلام نے جہاں دعا پر زور دیا ہے وہاں اس نے ایمان اور ضروریات زندگی کے ہر پہلو اور ہر کام کے آغاز کے لئے یہی حکم دیا ہے کہ ہم اس سے مانگیں، ہر مدعا کے حصول کے لئے اسی کی درگاہ کی طرف جھکیں کیونکہ وہی سمیع الدعا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز ایک مکمل اور جامع دعا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا

ادعونی استجب لکم

پھر فرمایا

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

حقیقت یہ ہے کہ دعا میں بڑی لذت ہے اور اس لذت تبھی پیدا ہوتی ہے جب کہ دل کی لگن کی گرمی آنسو بن کر ٹپکتی ہے مومن کی یہ شان ہے کہ وہ کبھی ہراساں نہیں ہوتا وہ خدا کے حضور جھکتا ہے اور دعاؤں سے روح کی تسکین کے سامان مہیا کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ ایمان کے یقین کے ساتھ مانگ رہا ہوتا ہے

آپ نے فرمایا دعا ہماری ایک ایک سانس کا حصہ ہے اسلام اور محسن حقیقی نے ہمیں جو دعائیں سکھلائی ہیں وہ ہماری زندگی کے ہر ایک شعبہ سے متعلق ہیں۔ مثلاً سونے۔ اٹھنے۔ دن بھر کی بھلائی مانگنے آنے والے دنوں کی بھلائی مانگنے ہر شر سے بچنے۔ حقوق انسانی کو ادا کرنے وغیرہ کی دعائیں۔ اس نے کہیں عنوان بتلا کر فرمایا کہ اس طرح مانگو میں سنوں گا، قبول کروں گا۔

خدا تعالیٰ دعا کا صلہ ضرور دیتا ہے کبھی تسکین کے رنگ میں کبھی وہ خواہش کا رنگ بدل دیتا ہے اور کبھی التوا میں ڈال دیتا ہے مگر دیتا ضرور ہے۔

دعا کرتے رہنا ہمارا حاصل سکون اور مدعا ہے۔ دعا ہی تو ہے جو بندے کے اور خدا کے درمیان قرب کے رشتے کی تکمیل کرتی چلی جاتی ہے۔ دعا آدمیوں کے باہمی اخوت کے تعلق کو بڑھاتی ہے۔ دعا برکت ہی برکت ہے اور یہ آہستہ آہستہ عادات کا حصہ بن جاتی ہے دعا ہمیشہ کی تسکین اور دائمی عطیہ ہے جو ہمارے خدا نے ہمیں بخشا ہے۔ اس کے بغیر ایک لمحہ کے لئے بھی طبیعت مطمئن نہیں ہو سکتی۔

آپ نے مستورات کو نصیحت فرمائی کہ وہ دعاؤں میں سستی سے کام نہ لیں دعا کو پوری صحت کے ساتھ ادا کریں۔ خدا کے قرب کو حاصل کرنے کی سعی کرتی رہیں بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی دعا سے آشنا کریں انفرادی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اجتماعی دعاؤں کی بھی ضرورت ہے اسلام کی فتح اور کامیابی کے لئے دعاؤں میں لگ جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کریں کہ ان کی زندگی میں کاروانِ احمدیت منزلوں پر منزلیں طے کرتا چلا جائے۔ آمین۔

آپ کے پُرمعارف خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کی تقریر بعنوان "حقیقت نماز" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

الوداعی خطاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مدظلہا العالی نے اپنے الوداعی خطاب میں فرمایا کہ گو آج جلسہ کا اختتامی دن ہے لیکن بعض بہنوں کو اس جلسہ اور اس کی عظمت کا احساس نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جس غرض سے اس جلسہ کے انعقاد کا حکم فرمایا تھا وہ تبھی پوری ہو سکتی ہے جب ہم اپنے نمونہ سے اور اپنے قول و فعل سے ثابت کریں ہم یہ جلسہ میلے اور تماشے کے لئے نہیں مناتے بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس کے خلیفہ کی باتیں سننے اور ان پر عمل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہزاروں ایسی بہنیں ہوں گی جو مغربی افریقہ۔ انڈونیشیا فجی۔ آئرلینڈ۔ یورپ وغیرہ میں ہوں گی اور ان کے دل خدا اور اس کے رسول کی محبت کے لئے یہ سوچ کر تڑپ رہے ہوں گے کہ حضور ایدہ اللہ خطاب کر رہے ہوں گے چنانچہ بڑی مبارک ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے ان تقاریر سے فائدہ اٹھایا اور بڑی بدقسمت ہیں وہ ہستیاں جنہوں نے اپنا وقت کھانے پینے اور پھرنے میں صرف کیا۔

آپ نے تقویٰ اختیار کرنے اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے یاد الٰہی میں مشغول ہونے اور اپنے عہد کو صحیح طور پر نبھانے کی تلقین فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم صحت احمدیت اور اسلام کی نعمت عطا کی ہے۔ میری بہنو! وقت کی قدر پہچانیں آپ کی قوت و صلاحیتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے خرچ ہونی چاہئیں۔ اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا اس لئے ضروری ہے اور بڑا ہی ضروری ہے کہ ہماری ہر بہن قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ظلمات سے نور کی طرف لے جانے کے لئے دنیا میں بھیجا۔

آپ نے فرمایا قرآن مجید کی اشاعت کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آپ کسی قصبہ میں یا شہر میں کسی بھی عہدہ پر ہوں آپ میں سے ہر ایک جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے اس کا فرض ہے کہ وہ قرآن مجید کی اشاعت میں حصہ لے سیکھے سکھائے۔ ترجمہ پڑھائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کرے۔ قرآن کریم کی تعلیم آپ کے عمل، اخلاق، روزمرہ کی زندگی اور قول و فعل سے ثابت ہو جو جہالت سے نکال کر سینوں کو منور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے۔

آپ نے فرمایا لجنہ اماء اللہ کی تاریخ مکمل ہو چکی ہے ہمارے ہر احمدی گھرانے میں اس کو موجود ہونا چاہئے۔ تاکہ آپ کی قربانیوں کا تذکرہ آپ کی آئندہ نسل پڑھے۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی نسل کی تربیت کر سکیں۔

آپ کے اس خطاب کے بعد جلسہ کے اس اجلاس کی کارروائی ختم ہو گئی۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت و نظم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب سنایا گیا۔

خطاب کے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔

مرتبہ:—
امۃ الرفیق [illegible] ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا
فرض ہے کہ وہ الفضل
خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۲/۷ ۱ تا ۲/۷ ۱۰ ۱۳

(۲)

۷۸	سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محبوب علی صاحب بہادر آباد کراچی		۳۰/۰۰	روپے
۷۹	عبدالحق صاحب مصری شاہ	لاہور	۱۰/۰۰	"
۸۰	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناریتھ ناظم آباد	کراچی	۱۵/۰۰	"
۸۱	بیگم ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب	سرگودھا	۱۰/۰۰	"
۸۲	سید وسیم المرتضیٰ علی صاحب الحمرا	کراچی	۲۰/۰۰	"
۸۳	امۃ اللطیف چیمہ صاحبہ فیروز پور روڈ	لاہور	۱۰/۰۰	"
۸۴	لفٹننٹ جنرل عبدالعلی ملک صاحب		۳۰/۰۰	"
۸۵	والدہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈ ربوہ		۱۰/۰۰	"
۸۶	سیدہ محمودہ صاحبہ مکرم سید ولی اللہ صاحب نیو ہاؤس ربوہ		۲۵/۰۰	"
۸۷	لئیق احمد صاحب عابد دارالرحمت شرقی	ربوہ	۱۵/۰۰	"
۸۸	ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر منظور علی صاحب	راولپنڈی	۲۵/۰۰	"
۸۹	اسلام اللہ صاحب بندر روڈ	کراچی	۱۰/۰۰	"
۹۰	ناصر احمد صاحب بٹ	U.K	۱۸۵/۵۷	"
۹۱	جمیلہ محمد حسین صاحب گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھیرہ		۱۰۰/۰۰	"
۹۲	چوہدری انیس احمد محمود صاحب نفیس نگر ضلع تھرپارکر		۱۰۰/۰۰	"
۹۳	میجر اے ایچ کھوکھر	لاہور چھاؤنی	۵۰/۰۰	"
۹۴	سید اقبال محمود صاحب پی آئی سی کالونی	کراچی	۱۰/۰۰	"
۹۵	حکیم سید پیر احمد صاحب	سیالکوٹ	۱۰/۰۰	"
۹۶	بشیر احمد صاحب ملک	کوئٹہ	۱۰/۰۰	"
۹۷	عبدالغفور صاحب بتول شوگر ملز سرائے نورنگ		۱۰/۰۰	"
۹۸	فرحت سلطانہ بنت سید سعید خالد صاحب	کراچی	۲۰/۰۰	"
۹۹	قانتہ صالحہ صاحبہ معرفت بیگم چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال		۱۰۰/۰۰	"
۱۰۰	امۃ الباسط بیگم صاحبہ کیپٹن محمد بشیر صاحب		۵۰/۰۰	"
۱۰۱	ڈاکٹر شیخ شفیق احمد صاحب	ملتان	۲۵/۰۰	"
۱۰۲	بچیگان ملک عبدالمالک صاحب	دوالمیال	۲۰/۰۰	"
۱۰۳	قاضی محمد رمضان صاحب	حافظ آباد	۲۰/۰۰	"
۱۰۴	میاں عبدالغنی صاحب درویش	گوجرانوالہ	۴۰/۰۰	"
۱۰۵	چوہدری عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ	گوجرانوالہ	۳۰/۰۰	"
۱۰۶	چوہدری سعید احمد صاحب کامرس بنک مع اہلیہ	گوجرانوالہ	۱۵/۰۰	"
۱۰۷	عذرا سلطانہ صاحبہ زوجہ ملک داؤد احمد صاحب	گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	"
۱۰۸	چوہدری محمد الدین صاحب	گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	"
۱۰۹	ملک محمد اصغر صاحب	گوجرانوالہ	۱۰/۰۰	"
۱۱۰	منجانب چوہدری عبدالغفور صاحب مرحوم باغبانپورہ	لاہور	۱۰/۰۰	"
۱۱۱	قریشی عبدالسمیع صاحب پرانی انارکلی	لاہور	۱۵/۰۰	"
۱۱۲	سید محمد شاہ صاحب	لاہور چھاؤنی	۱۰/۰۰	"
۱۱۳	ملک محمد اللہ صاحب	لاہور چھاؤنی	۱۰/۰۰	"
۱۱۴	بیگم صاحبہ "	لاہور چھاؤنی	۵۰/۰۰	"
۱۱۵	ملک عبدالباسط صاحب سول لائن	لاہور	۱۲/۰۰	"
۱۱۶	اہلیہ عبدالرزاق صاحب بدست سید جمیل صاحب سول لائنز	لاہور	۶۲/۰۰	"
۱۱۷	امۃ الجمیل صاحبہ - محمد نگر	لاہور	۱۰/۰۰	"
۱۱۸	ملک منور احمد صاحب جاوید مغل پورہ	لاہور	۲۰/۰۰	"
۱۱۹	شیخ رفیق احمد صاحب دارالذکر	لاہور	۱۰/۰۰	"
۱۲۰	ملک عطاء محمد صاحب مجوکہ کمن آباد	لاہور	۵۰/۰۰	"

(باقی)

عیدالاضحیہ پر قربانی

جو احباب جماعت عیدالاضحیہ پر قربانی کے جانور دارالضیافت مسیح موعود علیہ السلام میں دینا چاہتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ یہاں آج کل قربانی کے لائق درمیانہ جانور بکرا یا چھترا کم از کم نوے اور سو روپے تک ملتا ہے اس لئے اس کے مطابق اپنی رقوم جلد از جلد بھجوا دیں تا جانوروں کا انتظام کیا جا سکے۔

(افسر دارالضیافت ربوہ)

تقریب شادی

عزیزم برادرم محمد ہادی صاحب نسیم فاروقی ابن محترم محمد صادق صاحب فاروقی مرحوم کی تقریب شادی مورخہ ۲۰ر دسمبر کو عمل میں آئی۔ بارات اسی دن ربوہ سے روانہ ہو کر بہاولنگر پہنچی جہاں محترم شیخ اقبال دین صاحب نے گیارہ بجے شب ان کا نکاح عزیزہ آمنہ زاہدہ سلمہا بنت محترم محمد عباس صاحب فاروقی بہاولنگر سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ ۲۴ر دسمبر کو کوئٹہ میں جہاں عزیز محمد ہادی نسیم فاروقی بسلسلہ ملازمت مقیم ہیں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(حکیم محمد اسلم فاروقی ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

پڑھنے کو کہا تو پیر صاحب نے زور سے یہ اشعار خوش الحانی سے کہنا شروع کئے ہم سب مست تھے کہ حضور بیت الفکر کے دریچے سے لالٹین لے کر برآمد ہوئے اور چہرہ آفتاب کی مانند چمک رہا تھا۔ یعنی

مے در چشم چوں قمر تابم چوں قرص آفتاب

والی بات تھی۔ ایک عجیب سماں دلکش تھا۔ عجب کیفیت تھی۔ جونہی حضور جلوہ فرما ہوئے ہم پر وجد کی حالت طاری ہو گئی۔ ادھر استیلائے محبت اور ادھر جلوہ گری۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر نے دیکھا
کہ اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

پھر نہ سنانے والے میں ہوش تھا اور نہ سننے والوں میں سننے کی طاقت تھی۔ سب اپنی اپنی جگہ مست و بے خود تھے۔ حضور آ کر بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر توقف کے بعد فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب چپ کیوں ہو گئے پڑھو۔ میں نے ہوش سنبھالا اور تعمیل حکم میں مکرر سہ کرر اشعار کو پڑھا۔ حضور سن کر بہت محظوظ ہوئے اور پھر فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

غرض عشق و محبت کی داستان رنگین بھی ہے اور دلنواز بھی اور یہ سچ ہے کہ جو مزا عشق میں ہے وہ کسی اور شے میں نہیں۔ دنیا کی کل نعمتیں اس کے سامنے ہیچ ہیں جنہوں نے اس نعمت کا مزا چکھا۔ یہ تو وہی جانتے ہیں کہ عشق کیا شے ہے۔ دنیا والے عبث دولت دنیا کی تلاش میں سرگرداں ہیں لیکن حقیقی مسرت تو دیدِ دوست ہی میں ہے اور یہ زندگی بھی ہے اور حاصلِ زندگی بھی ہے

آدمی دید است باقی پوست است
دید آں باشد کہ دیدِ دوست است
تن را در گزر اندر نظر
در نظر رو در نظر رو در نظر

پس اللہ تعالیٰ ان عاشقان مسیح پر اپنی رحمت کے سائے بلند کرتا چلا جائے اور انہیں اپنے خاص انعامات سے نوازے۔ یہی وہ لوگ تھے جو اس الہام الٰہی کا مورد ہوئے

القیت علیک محبۃ منی

ان کا سرمایہ زندگی صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ہی تھی اور یہی سرمایہ وہ ساتھ لے کر اب اپنے محبوب کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ جہاں ان کے لئے وصال ہی وصال ہے جدائی نہیں۔

خوشخبری — خوشخبری — خوشخبری

فیض ربانی یا سچے موتی

صفحات ۱۸۰ قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک معاف

مہنگائی بیروزگاری و مفلسی کا خاتمہ

تمام دنیائے اسلام کی عموماً اور اہل پاکستان کی خصوصاً زرعی تجارتی اقتصادی و معاشی و صنعتی مشکلات کا حل ہر خاص و عام کے لئے پیغام دولت ہے

حکیم عطاء اللہ زریں رقم
ڈرگ کالونی ۵/۱۵۵۹ کراچی ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی پیاری جماعت پر اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ناظر بیت المال۔ ربوہ)

گزشتہ مالی سال کے دوران نامساعد حالات ہڑتالوں، تالا بندیوں، کاروبار میں نقصان نیز خشک سالی اور جنگ کی وجہ سے ملک اقتصادی بحران سے دوچار تھا۔ اور انتہائی مالی مشکلات سے دوچار رہا مگر اس کے باوجود اللہ تعالےٰ نے -/۳۳۸۵۷ روپے کی بیشی کے ساتھ محض اپنے فضل سے مخلصین جماعت کو صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ ہجرت / مئی ۱۳۵۱ ہش میں فرمایا:۔

"میں نے بتایا ہے کہ گزشتہ سال بڑا سخت تھا۔ میں نے یہ بھی بتایا ہے کہ میرے لئے فکر بھی پیدا ہوئی۔ اور یہ امر میرے لئے دعائیں کرنے کا ایک سبب اور وسیلہ بھی بن گیا اور ذکر کے حکم کے ماتحت میں نے دوستوں کو اس طرف توجہ بھی دلائی تھی اور میں نے اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اس قسم کی تکلیفیں اور ہنگامے الٰہی سلسلے کی راہوں میں روک نہیں پیدا کیا کرتے۔ چنانچہ جب مالی سال ختم ہوا تو محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے جماعت احمدیہ کی مالی قربانی اس شکل میں ہمارے سامنے آئی کہ پچھلے سال مجلس شوریٰ کے مشورہ سے صدر انجمن احمدیہ کا جو بجٹ منظور ہوا تھا۔ اس میں اس وقت کے حالات کے مطابق مشرقی پاکستان کی آمد اور خرچ بھی شامل تھا۔ لیکن بعد میں حالات بدل گئے۔ ..... مشرقی پاکستان کے حصہ کی میزان -/۱۰۴۷۰ ۱ روپے بنتی تھی۔ اس کے متعلق میں نے متعلقہ نظارت کو کہا کہ یہ آمد تو وہاں ہو رہی ہے لیکن اس کے اعداد و شمار کا ہمیں پتہ نہیں۔ اس لئے اُسے اپنے سالانہ بجٹ میں کیسے شامل کر دیں گے اس لئے بجٹ سے خارج کر دو۔ اسی طرح کچھ کی زمین کی آمد ہے ... ... میں نے کہا زمین کا حصہ بھی علیحدہ کر دو۔ .... چنانچہ جب ہم نے بجٹ کا جو محاصل خالص ہے اُس سے آمد زمین بقدر -/۵۵۰۰۰ اور مشرقی پاکستان سے متعلقہ -/۱۰۴۷۰ ۱ کی رقوم کو علیحدہ کیا اور علیحدہ کرنا چاہیئے تھا تو بقیہ جو بجٹ رہ گیا وہ ۱۷۱ ۴۱ ۳۷ روپے کا تھا۔ چنانچہ ان تمام ہنگاموں کے بعد اور تمام تکالیف کے بعد اور تمام پریشانیوں کے اور گاڑی چھوڑنے کے بعد اور بھائیوں اور دوستوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرا کر زیادہ بار اُٹھانے کے بعد جو آمد ہوئی وہ ۳۷۵۰۲۸ روپے کی ہے۔ یعنی جو مجوزہ بجٹ تھا اُس سے -/۳۳۸۵۷ روپے زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔

پس یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہمارے چندوں میں کمی نہیں آئی۔ حالانکہ منافق یہ سمجھتا تھا کہ کمی آجائے گی" (الفضل ۱۸ر جون ۱۹۷۲ء)

گزشتہ سال مخلصین جماعت نے ہزار مشکلات کے باوجود اور ہزار دقتیں اٹھا کر محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت اور خلافت کی برکت سے صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ بیشی کے ساتھ پورا کر دیا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے اخلاص اور ایمان اور اموال و نفوس میں اور زیادہ برکت دے۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ مالی قربانی کی توفیق دیتے ہوئے امسال بھی اپنے فضل سے بیشی کے ساتھ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ امسال بجٹ گزشتہ سال سے زیادہ ہے مالی سال میں سے ۸ ماہ گزر چکے ہیں مگر وصولی اس وقت تک بہت کم ہے ازراہ کرم فوری توجہ فرمادیں۔ اور چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کا بقایا جلد ادا فرما کر ممنون فرمادیں۔ تا سلسلے کے کاموں کا حرج نہ ہو۔ اور یہ سال نظام سلسلہ میں اور زیادہ مضبوطی اور سلسلہ کے کاموں میں اور زیادہ وسعت اور برکت اور استحکام کا باعث بنے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

برائے توجہ احباب ضلع گجرات

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات کے وقت میری گرم چادر (جس کے کچھ تُسل کیے ہوئے ہیں اور کچھ حصہ رفو بھی ہے) کسی دوست سے سہواً تبدیل ہو گئی ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی چادر تبدیل کر سکتے ہیں:۔

(غلام احمد صدر جماعت احمدیہ دھوریہ ڈاک خانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

ضروری اعلان

مکرم سید احمد شاہ صاحب سکنہ کوٹلی موہن ضلع سیالکوٹ کو جماعت کے بعض بھائیوں اور بہنوں نے حج پر جانے کے لئے رقوم دی تھیں۔ جو حج کی درخواست کے ساتھ بنک میں جمع کروا دی گئی تھیں۔ مکرم شاہ صاحب موصوف اب صاحب فراش ہیں اور بوجہ بیماری و پیرانہ سالی فی الحال حج کرنے سے معذور رہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اس رقم میں سے ان کے علاج معالجہ کا خرچ ادا کیا جائے۔ جس کی سردست واقعی ان کو ضرورت حقہ ہے۔ ایسی صورت میں جو افراد اپنی رقم واپس لینا چاہیں وہ اعلان ہذا کے ایک ماہ کے اندر اپنا مطالبہ خاکسار کو بھجوا دیں۔ عدم مطالبہ کی صورت میں سمجھا جائے گا کہ رقم دینے والے مخلصین اپنے بیمار اور ضعیف بھائی کی امداد کے پیش نظر اپنی رقم واپس لینا نہیں چاہتے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

محترمہ فضل بیگم صاحبہ کی وفات

افسوس ہے کہ محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حسن دین صاحب مرحوم آف وھرم پورہ لاہور ۹ر جنوری ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ محترم حکیم فتح دین صاحب مرحوم آف صریح (ضلع جالندھر) کی بڑی صاحبزادی اور مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب ربوہ کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ اور محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی چچا زاد بہن تھیں۔

مرحومہ کے شوہر احمدی نہیں تھے لیکن مرحومہ نے بڑے صبر اور استقلال سے اپنے ایمان کی حفاظت کی۔ بڑی ہر دلعزیز اور غرباء کی ہمدرد تھیں۔

۱۰ر جنوری کو مرحومہ کے غیر احمدی داماد ان کا جنازہ لاہور سے ربوہ لائے اور بعد نماز مغرب مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ کی اولاد تین بیٹیاں ہیں جن میں سے دو شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

شکریہ احباب

خاکسار کے خسر الحاج خانصاحب شیخ محمد عبداللہ صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز (ریٹائرڈ) ۳۸ہ گلبرگ روڈ لاہور ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو اچانک وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی وفات پر بہت سے بزرگ اور احباب تعزیت کے لئے خود تشریف لائے خطوط یا تاروں کے ذریعہ سے بھی بہت سے دوستوں اور عزیزوں نے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ تشریف لانے والے بزرگوں میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل ہیں۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ صدیقہ جمیل کی طرف سے ان سب بزرگوں دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہے ان کی ہمدردی سے ہمارا غم ہلکا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین۔

(بیگم و شیخ جمیل احمد رشید۔ ۸۲۔ ڈی۔ گلبرگ۔ ۲۔ لاہور)

درخواست دعا

مکرم برادرم شیخ عبدالسلام صاحب نائب ناظم وقف جدید و دارالرحمت غربی ربوہ کے گلے میں ہڈی پھنس گئی تھی میو ہسپتال لاہور میں لے جایا گیا جہاں وہ ہڈی نکالی گئی۔ اور اس سلسلہ میں اپریشن بھی کروانا پڑا۔ گو اپریشن کامیاب ہوا ہے مگر ابھی تکلیف بہت ہے اور وہ صاحب فراش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

۔ میرے بڑے عزیز نعیم احمد و عزیزم شکیل احمد ابن بشیر احمد شاہ صاحب بعارضہ یرقان راولپنڈی میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(قاضی عبدالسلام بھٹی۔ ربوہ)